کس درجہ گر گئے ہیں مقام بشر سے ہم

عبدالرحمن عاجز مالیر کوٹلوی

گرتے کبھی نہ اہل جہاں کی نظر سے ہم
رکھتے جو ربط مسلک خیر البشر سے ہم
دنیا کو اختیار کیا دین کو چھوڑ کر
واقف نہیں ہیں اتنے بھی کیا خیر و شر سے ہم
قلب جہاں پہ نقش ہے جوش جہاد میں
گزرے تھے مثل سیل رواں بحر و بر سے ہم
آباد بتکدے ہیں تو ویراں ہیں مسجدیں
کیا خوب پیار کرتے ہیں خیر البشرؐ سے ہم
ہم کو خدا سے پیار، نہ انسان سے واسطہ
کس درجہ گر گئے ہیں مقام بشر سے ہم
اس وقت ہو گی شمع ہدایت کی جستجو
گزریں گے پلصراط کی جب رہ گزر سے ہم
کھل جائے سب فریب طلسمات رنگ و بو
دیکھیں جو گل کو دیدہ عبرت اثر سے ہم
ہوتا جو کچھ بھی خطرہ روز جزا ہمیں
غافل نہ رہتے یوں کبھی زادِ سفر سے ہم

عاجز سکون قلب میسر رہا ہمیں
جب تک گریز کرتے رہے کروفر سے ہم